بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

- پارلیمنٹ کے اندرونی گیٹ پر علماء حق کا کامیاب احتجاجی مظاہرہ
- اوجڑی کیمپ راولپنڈی میں بموں کے دھماکے اور سینٹ میں مولانا سمیع الحق کا خطاب۔
- جنیوا معاہدہ اور جمعیۃ علماء اسلام کا موقف

۷ اپریل کو جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی اور چاروں صوبوں کے رہنماؤں اکابر علماء اور مشائخ نے قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق کی قیادت میں صدر ضیاء الحق کے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کے موقع پر پارلیمنٹ کے اندرونی گیٹ پر شریعت بل کے حق میں تقریباً تین گھنٹے تک کامیاب احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین صدر وزیر اعظم ارکان پارلیمنٹ و دنیا بھر کے ممالک کے سفراء اور مندوبین کی اجلاس کیلئے آمد اور اجلاس کے اختتام پر واپسی پر شریعت بل کے حق میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کرتے رہے۔ قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق نے بعض مرکزی وزراء، خود وزیر اعظم جونیجو اور صدر ضیاء الحق کو بھی کچھ دیر روک کر انہیں پوری قوم کے جذبات اور متفقہ مطالبے "فوری نفاذ شریعت" سے آگاہ کیا۔ صدر، وزیر اعظم اور مولانا سمیع الحق کے درمیان اس موقعہ پر جو گفتگو ہوئی اس کے آخر پر مولانا سمیع الحق کو کہنا پڑا

جناب! اب یہ مسئلہ تقریروں سے حل نہیں ہوگا اب لوگ پاکستان میں عملاً نفاذ شریعت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جب بات مزید آگے بڑھی تو مولانا سمیع الحق نے کہا

جناب! آپ ہمیں قتل کر دیں، روند ڈالیں یا گڑھے میں ڈال دیں جو کچھ بھی کرنا چاہیں کر لیں مگر عملاً نفاذ شریعت کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے (نوائے وقت راولپنڈی ۱۰ اپریل)

اسی گفتگو کے دوران مولانا سمیع الحق نے "شریعت بل منظور کرو ورنہ کرسی چھوڑ دو"، "نفاذ شریعت سے گریز کی راہ اختیار کر کے خدا کے غضب کو دعوت نہ دو"، "شریعت نافذ کرو منافقت چھوڑ دو"، کے نعروں پر مشتمل کتبات کا ایک ہار بھی صدر ضیاء الحق کے گلے میں ڈال کر حق گوئی اور بیباکی اور جرأت و شجاعت کا ایک تاریخی ریکارڈ قائم کیا۔

ہم علماء کے اس تاریخی احتجاجی مظاہرے، سلطان جائر کے سامنے مولانا سمیع الحق کے برملا اظہار حق کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ارباب حکومت کے لئے ایک ڈھیل اور مہلت ایک انذار و انتباہ اور اتمام حجت سمجھتے ہیں۔

الحمدللہ کہ علماء حق کے مساعی جمیلہ اور تدبیر و حکمت سے جس تحریک کا آغاز ۸۵ء کے الیکشن میں حصہ لینے، اسمبلی میں اہل علم اور دینی قوتوں کی نمائندگی کرنے اور فوجی جرنیلوں کے ایوان میں شریعت بل پیش کرنے کی صورت میں اذان حق

کہنے سے ہوا تھا۔ وہی تحریک دینی قوتوں کے اتحاد شریعت محاذ کے قیام، افغان مجاہدین کی حمایت، جمعیۃ علماء اسلام کا ہفتہ جہاد افغانستان، خمینی ازم کے خلاف سنی محاذ کے قیام۔ ۴ مارچ کو لاہور میں تاریخی نظام شریعت کانفرنس۔ گول میز کانفرنس میں مسئلہ افغانستان پر ٹھوس موقف اور باہر سے تمام دینی قوتوں کا اس کی حمایت میں متفقہ فیصلہ، شریعت بل پر وزیر اعظم کے چیلنج کا جواب، معراج محمد خان بزنجو، پلیجو اور فتحیاب جیسے لادینی قوتوں کا تعاقب۔ جینوا معاہدہ پر دستخط کرنے کے قریبی مرحلہ کے وقت افغان قیادت کو اسلام آباد ہوٹل میں مولانا سمیع الحق کا استقبالیہ اور متفقہ موقف کے اعلان کے مراحل سے گزر کر اب آخر میں ۷ اپریل کو علماء کے مظاہرے میں حکمرانوں کے گریبان میں ہاتھ ڈالنے اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نفاذ شریعت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے عزائم کے اظہار کے مراحل تک آن پہنچی۔

صرف علماء یا تحریک نفاذ شریعت کے کارکنوں ہی کا نہیں بلکہ ایک مسلمان کی حیثیت سے سب کا یہ فریضہ منصبی ہے خواہ وہ حکمران ہوں یا سیاست دان۔ عوام ہوں یا علماء۔ افراد ہوں یا جماعتیں اپنی زمام کار عملاً بھی اسلام کے ہاتھ میں دینی ہو گی۔ جو سروری و جہاں بانی، امن و حکمرانی اور قیادت کا ایک جامع نظام ہے جس نے انسانی روح کو اوہام و خرافات ذلت و رسوائی تباہی و ہلاکت مرض و فساد ظلمت و ضلالت ناپاکی و گندگی کمزوری و ناتوانی ظلم و سرکشی انتشار و بے چینی قومی عصبیت سماجی طبقہ واریت اور جابر سلاطین کے ظلم و استحصال سے رہائی دلا کر حریت پسندی عقیدہ و اخلاق کی پاکیزگی یقین و معرفت عدل و انصاف امن و سکون متوازن ارتقاء عمل پیہم اور سعی مسلسل کے عروج تک پہنچایا اسلام میں بے حیائی کی تمام قسمیں عصبیت کے تمام محرکات فساد کے تمام ترغیبات ممنوع اور خلاف قانون ہیں جس کے عملی نفاذ سے بداخلاقی قانون شکنی نفس پرستی اور عشرت پسندی کا رجحان مغلوب ہو جاتا ہے۔

لہٰذا حالات کا تقاضا وقت کی ضرورت قیام امن کی اہمیت، ایک مسلمان کی حیثیت سے اور پھر نظریہ پاکستان کی پاسداری کے پیش نظر ارکان پارلیمنٹ ارباب حکومت بشمول وزیر اعظم و صدر مملکت سب کا یہ فرض تھا کہ منصب اقتدار پر براجمان ہونے کے ساتھ ہی، نفاق کے بجائے ایمان شک کے بجائے یقین وقتی فوائد کے بجائے مستحکم عقائد موقع پرست ذہنیت کے بجائے حق پرست ضمیر عقل مصلحت بیں کے بجائے عشق مصلحت سوز اور جذبہ ایمان و اسلام سے کام لے کر بغیر کسی ریب و تردد اور تذبذب اور تاخیر کے خالق ارض و سما کا عطا فرمودہ آسمانی اور روحانی نسخہ امن و سلامتی نظام شریعت فوراً نافذ کر دیتے جس کا جامع آئینی خاکہ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں نے ایوان بالا سینٹ میں شریعت بل کے نام سے پیش کیا اور جس پر تمام مکاتب فکر کے علماء متفق ہیں۔

اگر ارباب اختیار محض شہرت، تحفظ حکومت، ہوس اقتدار غیر ملکی اشاروں یا محض جہالت اور ناعاقبت اندیشی کے جنون میں مبتلا نہ ہوتے۔ نفاذ شریعت سے مسلسل اعراض و انکار کر کے قہر خداوندی کو دعوت نہ دیتے اور جمہور اہل اسلام